پرکاش سنگھ بادل کی بے حسی

محمد مکرم خان...... (نوشتہ دیوار)

mukarram69_khan@yahoo.com

3 اپریل 1997ء کو بھارتی وزیراعظم اندرکمار گجرال کے دستخطوں سے جاری ہونے والا یہ زبان انگریزی پیغام:

The ever fertile and bountiful land of Punjab has given birth to generations of great poets, writers and artists whose talent and creativity have been widely recognised. Their contributions have nourished and enriched the social and cultural life of the entire sub-continent. The late Maulvi Ghulam Rasool Alampuri was once such remarkable personality whose contribution has left an indelible mark on the Punjabi literature and folk-lore of both Pakistan and India. His influence transcends political boundaries and his legacy creates unified responses in the two countries which is a matter of great pride. I am happy that the Maulvi Ghulam Rasool Academy in Pakistan is clebrating his centenary and I take this opportunity to associate myself with the memory of Maulvi Ghulam Rasool Alampuri.

غیر منقسم ہندوستان کے عظیم صوفی شاعر اور روحانی شخصیت حضرت مولوی غلام رسول عالپوریؒ کے بارے میں پڑھ کر انگریزی سمجھنے والے قارئین ان کی شخصیت اور ادبی خدمات سے بے بہرہ نہیں رہے ہوں گے۔ 29 جنوری 1849ء کو صوبہ پنجاب کے ضلع ہوشیارپور، تحصیل دسوہہ کے گاؤں عالم پور میں جنم لینے والے مولوی غلام رسول عالپوریؒ نے 7 مارچ 1892ء کو محض 43 سال کی عمر میں رحلت فرمائی اور اپنے آبائی قصبہ عالم پور میں مدفون ہوئے جن کا مزار مبارک آج بھی مرجع خلائق ہے۔ تقسیم ہند کے بعد پاکستان کے تعلیمی اداروں میں ان کا کلام میٹرک سے ایم اے تک نصاب میں شامل ہوا۔ جن اولین صوفی پنجابی شعراء پر مقالے لکھے گئے ان میں میاں محمد بخشؒ اور مولوی غلام رسول عالپوریؒ سرفہرست ہیں۔ حضرت بابا بلھے شاہؒ پر تحقیقی مقالہ بعدازاں لکھا گیا۔ ڈاکٹر صادق جنجوعہ نے مولوی غلام رسول عالپوریؒ پر تحقیقی مقالہ لکھ کر پی ایچ ڈی کا اعزاز حاصل کیا۔ مولوی غلام رسول عالپوری اولاد نرینہ سے محروم رہے لیکن ان کی دو صاحبزادیاں عائشہ بی بی اور خدیجہ بی بی تولد ہوئیں۔ قصبہ عالپور، دسوہہ میانی سڑک پر واقع ہے جس کا فاصلہ دسوہہ سے 13 کلومیٹر اور میانی سے 3 کلومیٹر ہے۔ اگست 1947ء میں مولوی غلام رسول عالپوریؒ کا خاندان اپنے قصبہ عالم پور سے پاکستان ہجرت پر مجبور ہوا تو میانی پٹھاناں قصبہ کے قریب ایک برساتی ندی ''بئیں'' عبور کرتے ہوئے وحشی اور خونخوار سکھوں کا جتھہ حملہ آور ہوگیا۔ لکڑی کے ایک بکسے میں محفوظ نادر قلمی نسخے مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کلام بھگدڑ میں ضائع ہوگیا تاہم پنجابی شاعری کی آٹھ لازوال اور اُردو کی دو نادر کتب بعدازاں دستیاب ہوسکیں۔ ''داستانِ امیر حمزہ'' انہوں نے صرف پندرہ سال کی عمر میں لکھنی شروع کی جو بیس ہزار اشعار پر مشتمل ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ کسی اور شاعر نے اتنی کم عمر میں اس قدر ضخیم شعری مجموعہ تخلیق نہیں کیا۔ ''احسن القصص'' تفسیر قصہ یوسف زلیخا ہے جس کے چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ اشعار ہیں اور قرآن مجید کی آیات کی تعداد بھی اتنی ہی ہے۔ چٹھیاں کے علاوہ سی حرفی ''داستان سسی پنوں'' جیسا شعری مجموعہ انہی کا خاصہ ہے۔ مولوی غلام رسول مرحوم عالپوریؒ نے دو کتابیں اردو میں بھی تصنیف کیں۔ ''مارئل خاشعین'' اور ''مسئلہ توحید'' اُردو نثر کا عظیم سرمایہ ہیں، اوّل الذکر میں انہوں نے نماز کے خشوع و خضوع پر جس خوبصورتی سے اپنی جذباتی کیفیات قلمبند کی ہیں قاری مبہوت ہوجاتا ہے، ثانی الذکر ایک ایسا نادر قلمی نسخہ ہے جو اللہ جل شانہ کی واحدانیت بارے ان کا عظیم سرمایہ حیات ہے۔

مولوی غلام رسول عالپوریؒ کی شخصیت اور فن پر ان کے پرنواسے صاحبزادہ مسعود احمد کی لکھی گئی کتاب ''مولوی غلام رسول عالپوری۔ فن اور شخصیت'' اکادمی ادبیات پاکستان نے شائع کی جو ان کے جید عالم اور عظیم صوفی شاعر ہونے کا بین ثبوت ہے جسے گورمکھی میں بھارت کے سرکاری ادارے ''بھاشا وبھاگ'' نے بھی شائع کیا ہے۔ یہ فن پارہ پنجابی ادب کا شاہکار ہے۔ پنجاب کی دھرتی کے اس بطل جلیل کی ابدی آرام گاہ بھارتی پنجاب میں ہونے کے باعث عدم توجہی کا شکار رہی۔ سکھوں نے ان کے مزار مبارک سے منسلک چودہ ایکڑ وقف شدہ زمین پر قبضہ کرنے میں تاخیر نہیں کی لیکن اسے مقدس درگاہ بھی تسلیم کرتے ہیں! 80ء کی دہائی میں ان کی صاحبزادی خدیجہ بی بی کے نواسے صاحبزادہ مسعود احمد جو خود بھی صاحب کتاب صوفی شاعر ہیں، اپنی مدد آپ کے تحت بھارتی پنجاب گئے تو اپنے پرنانا مولوی غلام رسول عالپوریؒ کی قبر مبارک کی خستہ حالی اور مزار کی کسمپرسی دیکھ کر ملول ہوئے، گردوپیش ہی نہیں دور دراز علاقوں کے سکھ اور ہندو ان کے معتقد ہونے کے باوجود دیگر مدفون مسلمانوں کے قبرستانوں کی طرح اس درگاہ سے بھی غافل تھے اور اس پر طرہ یہ کہ ایک سو پچیس سال سے تقریباً چودہ ایکڑ وقف شدہ زمین مقبوضہ ہو چکی تھی۔ صاحبزادہ مسعود احمد نے کسی سرکاری مدد کے بغیر بھارتی پنجاب جا کر ایک صدی سے زائد پرانے ریکارڈ نکلوائے اور دس ایکڑ زمین واگزار کروانے میں کامیاب ہوگئے۔ بھارتی پنجاب میں مولوی غلام رسول عالپوریؒ ٹرسٹ رجسٹرڈ ہے جس کے سیکرٹری جنرل اجیت سنگھ ملتانی ہیں۔ کمل جیت گھوترا نام کے ایک لبانے سکھ نے ضلع کپورتھلہ کے قصبہ بیگووال سے عالپور منتقل ہو کر ایک پرائیویٹ سکول بنا رکھا ہے اور چار ایکڑ زمین بشمول دو ایکڑ فرنٹ پر ناجائز قابض ہے۔ صاحبزادہ مسعود احمد اپنی جیب سے مزار اقدس کی تعمیر کی سعی میں سال میں دو تین بار عالپور جاتے ہیں۔ تحصیل دسوہہ ہی نہیں ضلع ہوشیارپور کی انتظامیہ کو متعدد گزارشات کرنے کے باوجود مزار کی طرف آمدورفت کا راستہ مگر بحال نہیں کروا سکے۔ بھارتی پنجاب کے وزیراعلیٰ پرکاش سنگھ بادل کے نام خطوط اور گزارشات بھی رائیگاں گئیں۔ تعمیراتی کام نامکمل اور میٹریل ضائع ہو رہا ہے۔

اکتوبر 2014ء میں صاحبزادہ مسعود احمد، کمل جیت سنگھ گھوترا کے پرائیویٹ سکول کے دروازے سے مزار کے احاطہ میں داخل ہوئے تو انہیں یہ پیغام دیا گیا کہ ان پر واپسی کا راستہ بند ہے ورنہ ان کی ٹانگیں توڑ دی جائیں گی۔ دیوار پھلانگ کر آنے جانے پر بہرحال کوئی قدغن نہیں تھی۔ مزار کے احاطہ میں محبوس صاحبزادہ مسعود احمد کیلئے مقامی پولیس سے مدد طلب کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا۔ دسوہہ پولیس سٹیشن کے ایس ایچ او نے انہیں خود موقع پر پہنچ کر مزار کے احاطہ سے تو بحفاظت نکال لیا لیکن سیاسی پشت پناہی اور دھونس کے سامنے بھیگی بلی بن گیا۔ کمل جیت گھوترا کے زیرقبضہ چار ایکڑ زمین واگزار ہوئی نہ ہونی تھی۔ بھارتی ٹی وی چینل ''پی ٹی سی پنجابی'' کے نمائندہ رمن کھوسلہ اور پنجابی اخبار ''سپوکس مین'' کے نمائندہ ہربندر سنگھ نے ذرائع ابلاغ میں اس واقعہ اور ناجائز قبضے کی بھرپور کوریج کی۔ ''ہندوستان ٹائمز'' نے تفصیلی فیچر شائع کیا اور ''سچی گل'' پنجابی اخبار کے چیف ایڈیٹر سنجیو داور تو پورے ایک صفحے کی روئیداد شائع کر چکے ہیں۔ اس کے باوجود بھارتی پنجاب کی صوبائی حکومت اور ضلع ہوشیارپور کی ضلعی انتظامیہ کے کان پر جوں تک نہیں رینگی۔ سکھوں کے ارض پاک پر موجود مقدس مقامات ننکانہ صاحب، کرتارپور (نارووال) اور پنجہ صاحب حسن ابدال کے علاوہ درجنوں گردواروں کے سامنے تو کجا اردگرد کسی ناجائز قبضے کا تصور ہی محال ہے۔ تن تنہا اپنے پرنانا حضرت مولوی غلام رسول عالپوریؒ کے مزار اقدس کا راستہ بحال کروانے کی کوششوں میں مصروف صاحبزادہ مسعود احمد اس وقت بھی بھارتی پنجاب کے قصبے عالپور میں موجود ہیں جن کا سیلولر فون نمبر 918427220970 لکھ رہا ہوں تاکہ صوفی شاعری سے رغبت اور روحانیت سے عقیدت رکھنے والے صاحبان ذوق تسلی اور تشفی کیلئے ان سے رابطہ کر سکیں۔ پاکستانی ذرائع ابلاغ سے کسی قسم کی مدد کی امید ہی عبث ہے۔ بھارت ہی نہیں دنیا بھر سے آنے والے سکھ یاتریوں کے استقبال میں دیدہ و دل فرش راہ کئے تنظیموں اور حکومت پنجاب کیلئے بھی سوچ بچار کا مقام ہے۔ سطور ہٰذا زیرتحریر تھیں کہ صاحبزادہ مسعود احمد نے یہ بری خبر سنائی کہ کمل جیت سنگھ گھوترا اور اس کے گماشتے درگاہ کے اندرونی احاطے میں نصب لوہے کا گیٹ اکھاڑ کر لے گئے ہیں۔ موصولہ تصاویر اور ویڈیو کلپ میں وہ اپنے ایک دوست کے ہمراہ حسرت و یاس کی تصویر بنے کسی غیبی مدد کے منتظر ہیں۔ بے یارومددگار صاحبزادہ مسعود احمد کے بقول بھارتی پنجاب کے نائب وزیراعلیٰ سکھبیر سنگھ بادل اپنے والد اور وزیراعلیٰ پرکاش سنگھ بادل کی نمائندگی کرنے عالم پور کے نواح میں کسی قصبے میں آ رہے ہیں جن تک رسائی دیار غیر میں ممکن بھی ہو تو ان کی حمیت اور عزت نفس اجازت نہیں دیتی۔ بھارتی پنجاب کی حکومت موروثیت اور سیاسی مصلحتوں کے تحت درگاہ حضرت مولوی غلام رسول عالپوریؒ کا تقدس بحال نہیں کروا سکتی یا بے حسی کا شکار ہے؟ کیا ''کیندر سرکار'' بھی بے بس ہے یا سابق وزیراعظم اندرکمار گجرال نے اپنے تہنیتی پیغام میں مبالغہ آرائی سے کام لیا تھا؟ ☆☆